مسلمانوں کی دل آزاری

زاویۂ نگاہ......نصرت مرزا

9/11 کے بعد امریکی صدر جارج بش نے برملا کہہ دیا تھا کہ صلیبی جنگ شروع ہوگئی ہے، اگرچہ بعد میں اُن کی انتظامیہ نے اس لفظ سے اجتناب کرنے کی کوشش کی مگر امر واقعہ یہ ہے کہ صلیبی جنگ جاری ہے۔ امریکی صدر سے بھی پہلے سوویت روس کے ختم ہوجانے کے بعد نیٹو کے سیکریٹری جنرل نے اس کی اطلاع یہ کہہ کر دی تھی کہ اگرچہ سوویت یونین کی سلطنت ختم ہوگئی ہے مگر ابھی انتہا پسند مسلمان باقی ہیں۔ دوسری طرف یورپ کی چھوٹی چھوٹی بادشاہتوں کے سربراہان کا ایک کلب موجود ہے جو مسلمانوں کو اذیت دینے میں لگا رہتا ہے۔ امریکہ سموئیل ہنٹنگٹن سے "تہذیبوں کا تصادم" نامی کتاب لکھوا کر مسلمان اور چینی تہذیب کو نشانہ بناتا ہے۔ ہنٹنگٹن سے لکھوانے کا اس لئے کہہ رہا ہوں کہ دنیا بھر کے معروف دانشوروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سموئیل علم کے حوالے سے اتنا مستحکم نہیں تھا کہ اُس کی کتاب کو پذیرائی ملتی۔ اس سے کتاب لکھوائی گئی اور اس کو پذیرائی دلوائی گئی۔ یورپ والوں نے مسلمانوں کی دل آزاری کیلئے کبھی نازیبا خاکے بنوائے۔ اس سے مسلمانوں میں ہیجان پھیلتا ہے اور مظاہروں میں اموات واقع ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کا جانی و مالی نقصان پہنچانا اُن کا مقصد اور مطمح نظر ہوتا ہے تو پھر امریکہ قرآن حکیم کی کتاب کو نذر آتش کرکے مسلمانوں کو مشتعل کرتا ہے اور ان کو بے بسی کا احساس دلاتا ہے اور اب رسول اکرمؐ پر نازیبا فلم بنا ڈالی ہے۔ اس طرح یورپ اور امریکہ کے درمیان مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کا میچ کھیلا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ انتخاب کے مرحلے سے گزر رہا ہے، وہ مسلمانوں کو ایذا رسانی کے ذریعے عیسائی اور یہودی ووٹ یکسو کرنا چاہتے ہیں، المیہ یہ ہے کہ صدارت کے دونوں امیدوار یہودی لابی کی حمایت کے خواہاں ہیں اور دنیا خصوصاً مسلمانوں کے خون کی ہولی سے الیکشن جیتنا چاہتے ہیں۔

امریکہ اور مغربی ممالک یہودیوں کے خلاف ہٹلر کے اقدامات جس کو وہ ہولوکاسٹ کا نام دیتے ہیں، جس کی ایران کے صدر نے یہ کہہ کر تردید کی کہ وہ ہولوکاسٹ نہیں تھا بلکہ یہودی جو فلسطینیوں کے ساتھ کررہے ہیں وہ ہولوکاسٹ ہے۔ عجیب بات ہے کہ یورپ اور امریکہ میں اس ہولوکاسٹ کے خلاف بولنے پر پابندی ہے کہ اگر اس کو ہولوکاسٹ نہ کہا جائے تو جرم ہے پھر اگر کسی کالے شخص پر حملہ ہو تو اس کو نسل پرستی کا نام دیا جاتا ہے، اگر کسی یہودی کو دشنام دیا جائے تو اُس کو یہودی دشمنی سے تعبیر کیا جاتا ہے، اگر عورت پر حملہ ہو یا زیادتی ہو تو اس کو جنسی امتیاز کہا جاتا ہے اور اگر ہم جنس پرستوں پر کوئی حملہ کیا جائے تو عدم برداشت کا طعنہ ملتا ہے اور اگر کسی مذہب کے ماننے والوں کو نشانہ بنایا جائے تو اسے نفرت کی آگ سمجھا جاتا ہے مگر جب رسول مقبولؐ کے تقدس پر حملہ کیا جائے تو اُسے "اظہار رائے کی آزادی" کا نام دے کر غیر اہم بنانے کی کوشش کی جاتی ہے جبکہ دنیا کی ایک تہائی آبادی اُن کی امت ہے اور رسول اکرمؐ مسلمانوں کے لئے اپنی اور اپنے ماں باپ کی جان سے زیادہ محترم ہیں جن کی حرمت کے لئے کٹ مرنا کسی مسلمان کے لئے فخر کی بات ہے اور کیونکہ وہ لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ مسلمان جذباتی ہے وہ کٹ مرتا ہے تو وہ ان کو اسی کیفیت سے دوچار رکھنا چاہتے ہیں کہ مسلمان بھیڑ بکریوں کی طرح مرتے رہیں۔ دل آزاری وہ کریں اور جان دے مسلمان، بے حرمتی وہ کریں اور خون بہے مسلمان کا۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ مسلمان اُن کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے کہ وہ چھپے رہتے ہیں، سازشیں کرتے رہتے ہیں وہ طاقتور ہیں، مسلمان جرم ضعیفی کا شکار ہیں۔ وہ مسلمان کی دل آزاری اور مسلمانوں کی کتاب الٰہی کی بے حرمتی کرنے میں متحد ہیں جبکہ مسلمان منتشر! زیادہ سے زیادہ جو وہ کرسکتے ہیں وہ صرف اتنا کہ اُن کو غصہ آجاتا ہے۔ اپنے آپ کو اپنے ملک اور اپنے ہی بھائیوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں سو ان کو مغرب کے لوگ ایسے مواقع فراہم کرتے رہتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو جس کرب میں مبتلا کرتے رہتے ہیں، مسلمان اُن کو نقصان پہنچانے سے قاصر ہے، وہ اُن تک نہیں پہنچ سکتا کہ وہ مالی طور پر مضبوط ہیں وہ خود مسلمان ہی کو خرید لیتے ہیں، وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیتے ہیں، اس لئے ان کو مسلمانوں سے کسی تصادم کا خطرہ نہیں۔ وہ طاقتور ہیں اس لئے اگر مسلمان متحد بھی ہوجائیں تو ان کو زک نہیں پہنچا سکتے مگر مسلمان جو دنیا کی آبادی کا ایک تہائی ہیں کچھ تو ایسا کرسکتے ہیں جو مغرب کو نقصان پہنچا دے یا کم از کم وہ ممالک جو مسلمانوں کو ایذا رسانی کے مرتکب ہوتے ہیں انہی کو سزا کے مرحلے سے گزاریں۔ اس سلسلے میں وہ ان کے سامان حرب سے لیکر سامان تعیش تک کو نہ خرید کر نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ان ممالک کا معاشی مقاطع کرکے اُن کو شدید نقصان سے دوچار کرسکتے ہیں اور ایسے وقت جب امریکہ شدید کساد بازاری کا شکار ہے تو ساری دنیا کے مسلمان اس کا معاشی بائیکاٹ کردیں۔ پاکستان امریکہ سے جو معاملات کررہا ہے یا جو سہولت فراہم کررہا ہے وہ نہ کرے۔ خلیجی ممالک، ترکی، مشرق بعید کے ممالک، سینٹرل ایشیاء اور سارے عرب ممالک مل کر ان کی اشیاء، ان کے مشروبات، ان کے ریستوران اور ہر وہ چیز جو امریکی ساختہ ہو وہ خریدنا بند کردے۔ حملہ نہیں کرسکتے، جیت نہیں سکتے تو اس کا سامان خریدنا تو بند کرسکتے ہیں، سو وہ ضرور کریں یہ مظاہروں اور حملوں سے کہیں بہتر ہے۔ حکومتیں بھی اس سلسلے میں عوامی جذبات کی نمائندگی کرتے ہوئے خود ہی امریکی سامان کی خرید و فروخت بند کردیں۔